رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۵۰

ایڈیٹر نسیم احمد علوی کاکوروی

کیا ڈر ہے اگر ساری خدائی ہو مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۲ | کاکوری یوم شنبہ پنجم مئی سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۹

بیاض نسیم کا ایک ورق

تمہاری یاد

سن لیجے فرصت ہے پھر کیا ہو خدا جانے — کب سے ہیں میرے دل میں بیتاب کچھ افسانے

عروس صبح جب بزم افق پہ مسکراتی ہے — صبا گلشن میں جب معصوم کلیوں کو جگاتی ہے
تجلی آسماں کی روح عالم کو گدگداتی ہے — مجھے بے ساختہ اس دم تمہاری یاد آتی ہے
خدا شاہد تمہیں ہر غم بھلا کر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

میں اکثر یاد کرتا ہوں تمہیں شب کی خموشی میں — سکوت شام میں اور صبح کی ...
جنوں کی سرد مہری میں وفا کی گرم جوشی میں — غرض دنیائے آب و گل کی ...
کلیجہ تھام کر با دیدۂ تر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

میں اکثر یاد کرتا ہوں تمہیں بیکس نظاروں میں — قریب صبح کے چھپتے ہوئے معصوم تاروں میں
چمن زار محبت کی جنوں پرور بہاروں میں — ہنوز ان جنگلوں میں وادیوں میں کوہساروں میں
جہاں کوئی نہ ہو تم کو وہاں پر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

خدا شاہد کہ تم یاد آئے مجھ کو خانقاہوں میں — شکستہ بام و در والی در خود آرا بارگاہوں میں
جنون زندگی کی مشکل و پر پیچ راہوں میں — وفاؤں میں عطاؤں میں خطاؤں میں گناہوں میں
میں تم کو آج بھی اپنا سمجھ کر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

میں تم کو نشۂ صہبائے ہستی میں نہیں بھولا — میں تم کو نامرادوں کی وجود و ہستی میں نہیں بھولا
میں تم کو برہمن کی بت پرستی میں نہیں بھولا — میں تم کو اس گنہ آباد بستی میں نہیں بھولا
میں تم کو اب بھی اپنے گوشہ کر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

نہیں بھولا میں تم کو شام فرقت کی سیاہی میں — نہیں بھولا میں تم کو جین احساس تباہی میں
وفور عیش و عشرت میں غروب بادشاہی میں — محبت کی گنہ آمیز شان بے گناہی میں
بہر صورت تمہیں با قلب مضطر یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

ابھی تک حسن کی شان ستم ایجاد باقی ہے — ابھی شمشیر سلامت ہے ابھی فرہاد باقی ہے
ابھی تک وہ جنون نالہ و فریاد باقی ہے — ابھی تک ذہن میں میرے تمہاری یاد باقی ہے
ابھی تک وہ نگاہ فتنہ پرور یاد کرتا ہوں
تم اکثر یاد آتے ہو میں اکثر یاد کرتا ہوں

غزل

ساقی کاکوروی

ترے بغیر بھی مانا گزر رات ہوتی ہے — مگر وہ بات کہاں کب وہ بات ہوتی ہے
تری نظر میں اگر کائنات ہوتی ہے — مجھ ہی پہ کیوں نظر التفات ہوتی ہے
جو ہم کہیں تو نہ باور کسی کو کچھ آئے — تمہاری بات کی کچھ اور بات ہوتی ہے
ترے حضور حسینان دہر کیا چمکیں — شعاع مہر سے ذروں کو مات ہوتی ہے
... جسے کہتے ہیں تم وہ ہو سکی نہ کبھی — جو بات ہم نے نہ چاہی وہ بات ہوتی ہے
... آئے انھیں ورنہ آنکھ میری تھے — ... بات کیسا یہ محبت کی بات ہوتی ہے
نہ زلف شانوں پہ بکھرے تو کیا ہے غم ساقی
خیال دوست سلامت جو رات باقی ہے

انعام احمد علوی میکش

ہوتا ہے خوشی سے مرا حال عیاں اور — جب آگ دبا تا ہوں تو اٹھتا ہے دھواں اور
لے ہم سفر و لطف کشا کش نہیں ملتا — رکھ دو مرے رستے میں کوئی سنگ گراں اور
بجلی سے تھے جلا وہ تھے مگر نہ تھے قیامت — عشاق کی نظروں نے کیا تم کو جواں اور
الفت میں جب ذہن پہ ہوتی ہے کشاکش — کرتے ہیں یقیں اور تو ہوتا ہے گماں اور
کچھ شرم تو رکھو آج مری تشنہ لبی کی — دے ساغر اور ابھی اور ابھی پیر مغاں اور
تسلیم کہ آیا نہ کبھی آپ سے ملنے — کہتے ہیں مگر راہ میں قدموں کے نشاں اور
اس طرح کھٹکتا ہوں ہر اک تارِ نظر میں — جیسے یہ زمیں اور ہے جیسے یہ جہاں اور
محتاج بیان حال محبت نہیں میکش
سنتے ہیں کہ ہوتی ہے محبت کی زباں اور

وحیدہ نسیم

پھر رشتہ ہائے دیر و حرم یاد آ گئے — سجدہ میں سر جھکا تو صنم یاد آ گئے
کچھ تذکرہ تھا ہستی نا پائیدار کا — ہم کو تمہارے قول و قسم یاد آ گئے
صحن چمن میں دیکھ کے افتادہ برگ گل — عمر رواں کے نقش قدم یاد آ گئے
گل پر جھلک رہے ہیں یہ شبنم کے اشک کیوں — شاید بھری بہار کو ہم یاد آ گئے
کچھ اس طرح وہ روٹھ کے ہم سے چلے گئے — ہم کو فلک کے سارے ستم یاد آ گئے
ساغر لیا جو ہاتھ میں آنسو چھلک پڑے — ہمدم ملا تو رنج و الم یاد آ گئے
آنسو ہنسی ہنسی میں نکل آئے کیوں نسیم — بیٹھے بٹھائے کون سے غم یاد آ گئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ ۔ ۔

کاکوری اخبار

جلد ۔ ۔ یکم مئی ۱۹۵۵ء نمبر ۔ ۔

علم و ادب کی آخری شمع بھی بجھ گئی

مولوی محمد عاصم صاحب تیقن کاکوروی کا انتقال

یہ خبر انتہائی حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ مولوی محمد عاصم صاحب تیقن کاکوروی پنشنر انسپکٹر آبکاری نے ۲۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو ۳ بجے دن اپنے برادر نسبتی مولوی معروف الدین صاحب کے مکان واقع مولوی گنج لکھنؤ میں انتقال فرمایا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون باقی رہے نام اللّٰہ کا۔ مرحوم کی علالت کا سلسلہ تقریباً تین چار ماہ سے چل رہا تھا مگر ادھر ایسے ہو گئے تھے کہ لکھنؤ کے معالج و لکھنؤ کا مشہور جرمنی ڈاکٹر نے تبدیلی آب و ہوا کی اجازت دیدی تھی اور مرحوم اپنے صاحبزادہ غلام مرتضیٰ خالدی کے پاس اورنگ آباد چلے گئے تھے۔ وہاں پہنچنے پر ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ دورہ پڑا اور اصل مرض نے زور پکڑ لیا اور نگ آباد حیدرآباد کے مشہور ڈاکٹروں نے دیکھا حیدرآباد کے جدید میڈیکل کالج سے بھی ہر طرح معائنہ کیا۔ معالجین اگرچہ نقل و حرکت کے بھی مخالفت کرتے رہے مگر مرحوم خود ۔ ۔ مصر ہو گئے کہ جس طرح بھی ہو وطن لے چلو۔ لکھنؤ لائے گئے علاج پوری مستعدی سے جاری رہا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی حالت دن بدن ابتر ہی ہوتی گئی۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مرحوم کی ذات جمیع الصفات تھی بڑی خوبیوں کے انسان تھے منکسر مزاجی۔ خلق۔ شفقت۔ خلوص۔ وضعداری۔ مرنجان مرنج۔ غرض یہ عادات حمیدہ تھے جو شاید برسوں عاصم صاحب کی یاد کو دلوں سے فراموش نہ ہونے دیں گے۔ علم و ادب میں مرحوم جس درجہ کے حامل تھے اس خلا کو پر کرنا امر محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ مرحوم اسلاف کی معاشرت اخلاق اور روایات کا زندہ نمونہ تھے جو حافظ شاہ علی انور قلندر قدس سرہ کے مرید تھے۔ ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ چونکہ لکھنؤ میں انتقال ہوا نعش کاکوری لائی گئی دوسرے دن جمعہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ کو دن میں اپنے پیر و مرشد کے روضہ مبارک کے حرم کے پیر دنی شرقی چبوترے پر اپنے برادر حقیقی مولوی محمد عالم صاحب تیقن کے پاس سپرد خاک کئے گئے۔ ہمیں اس جانکاہ حادثہ میں مرحوم کے جملہ پسماندگان اور اعزا خصوصاً غمزدہ بیوہ غمگین بہن ۔ پریشان حال بیٹے اور مصیبت زدہ بیٹیوں کے دلی ہمدردی ہے۔

پروردگار عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور اعزا و پسماندگان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔

سہکاری سنگھ کاکوری کی سالانہ رپورٹ

کاکوری کو آپریٹو یونین کی رجسٹری ۱۹۵۳ء میں ہوئی تھی۔ آپ کی یونین کا پہلا سالانہ جلسہ ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ یونین کو کام کرتے ہوئے دو سال ہوئے اور پچھلے سال ۱۹۵۴ء میں ہماری یونین میں بیس سوسائٹیاں تھیں ہر سال چار سوسائٹیاں اور بنائی گئیں جن کی رجسٹری بھی ہو چکی ہے اور وہ سب بھی سب ۲۴ سوسائٹیاں ہماری یونین کی ممبر بن چکی ہیں اس وقت یونین میں ۲۴ سوسائٹیاں ممبر ہیں۔ یونین نے اپنی سوسائٹیوں کو اس سال ۔/۔/۱۲۹۵۵ روپیہ قرض دیا اور سوسائٹیز سے ۔/۔/۲۰۵۵۲ روپیہ کی وصولی ہوئی کل قرض جو سوسائٹیز پر ۔/۔/۱۹۴۲۳ روپیہ ۳۰ جون ۱۹۵۴ء کو ہوا تھا۔ یہ دیہی علاقوں میں ہماری وصولی بہت کم کی جا سکی ہے۔ اس کمی کی وجہ سے اس سال فصل کی خرابی ہے۔ آپ کی یونین نے ۔/۔/۲۲۵۰ روپیہ بطور شیئر کے دیا اور وصول کی ۔/۔/۲۳۰ روپیہ قرض ڈی۔سی۔ او۔ انکم ٹیکس کا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ وصولی کی وصولی پر زیادہ سے زیادہ دھیان دیں گے تاکہ ہماری یونین ضلع کی کسی یونین سے پیچھے نہ رہے۔

حصہ ممبران سوسائٹیز اور شخصی ممبران ۔/۔/۲۹۲۰ روپیہ سندری کے ۵۰۰ بورے فروخت کئے گئے جس میں یونین کو ۔/۔/۲۰۰ روپیہ کا فائدہ ہوا اس سال ۴۰۰ بورے اور منگوائے گئے ہیں جن میں امید ہے کہ جون ۱۹۵۵ء تک نکل جائیں گے ہماری یونین نے اپنے ممبران کی آسانی کے لئے بیج بھنڈار کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس سال اپریل میں ۲۲۸ من دھان ۲۲ من ۱۵ سیر گیہوں ۱۵۴ من ۱۲ سیر چنا ۱۹۰ من ۳ سیر ۔ ۔ اور ۱۰۰ من ۵ سیر ۳۰ تقسیم کیا گیا جس میں ۔ ۔ پروجیکٹ سے ملا تھا۔ کیسل پیداوار ۴۰۰ من بیج تقسیم باقی ہے۔

ہماری یونین کی کئی سالوں سے سو فیصدی وصولی ہو رہی ہے۔ بفضل خریف کی وصولی اس سال بھی سو فیصدی ہو چکی ہے بفضل ربیع کی وصولی بھی بالکل سر پر آگئی ہے جیسے سرپنچان اور شخصی ممبران سے کافی امید ہے کہ ربیع بھی وصولی سو فیصدی کرائیں گے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی التماس ہے کہ جو بیج ۔ ۔ سوسائٹیز میں وصول کر کے ہماری یونین میں بھیجا جائے وہ بھی اے کلاس کا ہو کیونکہ یہ غلہ آئندہ بیج کے لئے رکھا جاوے گا ہمیں یہ بھی امید ہے کہ جو غلہ گودام پر بھیجا جاوے وہ بہت سمجھ کر بھیجا جاوے کہ بیج گودام میں رکھا جائے گا۔ کیونکہ غلہ گودام میں پچھلے سال خاص کاکوری میں ایک صاحب کو دس من سنئی دی گئی لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سینکڑوں تقاضوں کے بعد بھی انھوں نے آج تک اس کی قیمت ادا نہیں کی ہم استدعا کرتے ہیں کہ پندرہ دن کے اندر اس کی قیمت جمع ہو جانا ادا کرنے کی کوشش کریں ورنہ ہم مجبور ہونگے کہ یونین کی طرف سے ان کے خلاف ضابطہ کی کاروائی کریں۔

ایس۔ اے۔ علوی منیجنگ ڈائرکٹر۔

"اِدھر اُدھر سے"

"علامہ سرکوب کے قلم سے"

بات بنیاں زبان کٹنی ہے
وہ لکھیں اور پڑھا کرے کوئی

واہ بھائی ڈائریکٹر صاحب واہ یہ خوب رہی کہ اگر کوئی شامت کا مارا بھول چوک کا شکار ہو کر ایک آدھ سطر داغ دے تو بیچے شامت آجتی اور دیکھئے آپ اسکی خبر لیجئے۔

بھی شکایت کیوں ہو جب
وہ بیچارہ ایسی نمک جیسے ہر جاتب ۔ ۔ کا جھوٹا بھائی نظر آتا ہو کیوں نہ بیچی بیماری کی خبر پڑھ کر بدحواس ہوا اور آپ کو بھلی حالت سے مطلع کرنے بجائے اظہار افسوس آپ لگے خبر لینے اور جناب بنا ہے کہ اگر اخبار دیدہ قریب ہو جائے گا تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ اخبار سادہ ہوگا اور پڑھنے والوں کو کیکی بھی نظر آنے لگا۔

معلوم ہوتا ہے حکیم جی ہیں سالیلئے بہت جلد وہ مرض کی نظری کمزوری کا احساس فرماتے ہیں۔ اب اگر کوئی اجلاس دینی خبر بھیجے تو اس پر بھی عتاب رہیگا تو موردِ عتاب ہے ہی اور اب بیچارے نامہ نگار صاحب تو پھر کی وہ شان ہے کہ جسے پیا چاہے وہ سہاگن "وہ تو خبر دینگے اپنوں کی وہ بھی بلائے اور کوئی مرے یا جئے"۔

اور صاحب ان معترضین کو کیا کہئے جو خبر بھیجیں گے اور وہ مضمون اور کریں گے ہزار بعد اعتراض کہ فلاں مضمون معیاری نہیں ہے اور فلاں خبر اچھوں کے نیچے میں گر دی گئی ہے۔ بجائے اس کے ادارہ کا کوری اخبار کی معاونت کرتے یا خاموش سے تماشہ ہی دیکھتے۔ اعتراض کا ڈنکا بجا کر میدان میں کود پڑے۔ اب مقابل کوئی ہے یا نہیں انھیں اس سے کیا مطلب وہ تو کرشمے دکھا رہے ہیں۔

ایک بزرگوار بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ۔ جیسی پڑھیں ہونی والی مثل صادق آتی ہے اب سو سال بعد اگر زبان اور دماغ ترقی کرے تو شاید انکی تحریر کسی کی سمجھ میں آسکے۔ فرماتے ہیں۔ "موجناب کی غلطی کے ساتھ مشکوکیت بھی ظاہر کرتا ہے" واہ یہ مشکوکیت کیا چیز ہے؟ قاموس وغیرہ کسی میں یہ لفظ نظر نہیں پڑتا یہ تازہ ایجاد معلوم ہوتی ہے اور موجد کو چاہئے کہ اسے پیٹنٹ کرالے۔

ہائے ہائے کاکوری اخبار جوبات ہے لاجواب جو لفظ ہے بے خیال جو شعر ہے لاثانی آزاد ہر طرح سے یعنی بحر کی قید نہ وزن کی فرماتے ہیں

نہیں غش ہے کوئی جام جو دیدے مجھے کوئے سکے میں
پیاسے بنی ہیں وہ دیدے یا پھڈے کو کوسے ہیں

واہ واہ واہ بصرہ طلی واہ واہ کیا لکھے ہیں۔ صرف ذرا سی وہم کا اضافہ ہو جائے باقی سب خیر ہے یا یہ ہو سکتا ہے کہ جناب کاتب کچھ مشق ستم فرمائی

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

حضور پر نور جناب کاتب صاحب نے کیا جولانی دکھلائی ہے۔ لکھتے ہیں "نہ طاقت صبر کی ہے اور نہ یارا ہے شکیبائی" یارا ہے شکیبائی کی جگہ یارائے شکیبائی۔ جواب نہیں اس اصلاح کا جناب شاعر کو باقاعدہ شاگرد ہو جانا چاہئے۔

پاکستانی ڈاک

جناب خیرالدین علوی جو مشرقی پاکستان ریلوے میں ملازم تھے اب مغربی پاکستان تبدیل ہو کر آگئے ہیں مطلع فرماتے ہیں کہ انکے صاحبزادہ بشیرالدین علوی جو امسال پنجاب میٹرک کا امتحان دینے لاہور گئے تھے واپس کراچی آگئے ہیں۔

جناب افہار علی صاحب عباسی آجکل پی اے دو لکھنؤ گئے ہوئے ہیں۔

جناب منیرالدین سہروردی معہ اہل و عیال چند ہفتوں کے قیام کے لئے کراچی آنے والے ہیں

جناب سرفراز احمد علوی مطلع کرتے ہیں کہ چودھری انیس احمد صاحب آجکل لاہور تشریف لے گئے ہیں آپ بی اے کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دے کر کراچی واپس آئیں گے خدا کامیاب کرے

چودھری شفیق احمد سلمان نے پچھلے ماہ سندھ مسلم کالج کے ایک انگریزی مباحثہ میں اول انعام بطور کپ حاصل کیا۔ اسکے علاوہ ایک اور دو مباحثہ میں دو کتابیں حاصل کیں

راولپنڈی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ اہلیہ ذکی علی علوی آجکل دہلی گئی ہوئی ہیں آپ چند ماہ کے قیام کے بعد واپس آئیں گی۔

جناب کیپٹن عشرت علی صاحب معہ اہلیہ دو ہفتہ کراچی میں قیام کے بعد اپنے مستقر پر واپس آگئے۔

ذکی علی علوی چند دن کے لئے لاہور آئے تھے واپس راولپنڈی چلے گئے۔

محمد شان علوی کے یہاں صاحبزادہ تولد ہوا ہے زچہ بچہ بخیریت ہیں اور گھر آگئے ہیں

سعید اکبر علی کو پچھلے ہفتہ انفلوئنزا ہو گیا۔

کئی دن کافی تکلیف رہی اب بھی ہیں کمزوری باقی ہے۔

محب الرحمن علوی دہلی سے واپس کراچی آگئے۔

نثار احمد کرمانی لاہور سرکاری کام سے گئے ہوئے ہیں۔

والدہ سراج احمد علوی جو آجکل لاہور میں پچھلے ہفتہ چیچک میں مبتلا ہو گئی تھیں علاج جاری ہے۔

نتائج امتحانات

نام	درجہ	پاس	مقام
فرید احمد	ساتواں	"	کراچی
جاوید	چھٹا	"	"
احمد سلیم	تیسرا	"	"
پھول بانو	ریپی کلاس	"	"
نیر انوار	چوتھا	"	"
لائق علی	نواں	"	"
کمال احمد	ساتواں	"	"
وحیدہ نسرین	آٹھواں	"	"
رضوانہ خاتون	چھٹا	"	"
نجمہ خاتون	ساتواں	"	"
شہیرالدین علوی	نواں	"	حیدرآباد سندھ
زبیدہ خاتون	آٹھواں	"	"
مبین	چھٹا	"	"
نعیم الدین	چوتھا	"	"
عتیق احمد	دوسرا کنڈرگارٹن کلاس	"	کراچی
حبیبہ	فرسٹ ایئر انٹرمیڈیٹ	"	"
رعنا انوار	چوتھا	"	"
سلمان ضیا علوی	آٹھواں	"	"
شعیب اختر علوی	پہلا درجہ کنڈرگارٹن	"	"
طارق کرمانی	چھٹا درجہ	"	"
تحافہ عبدالوہاب	آئی اشینڈرڈ	"	راولپنڈی
عصمت خالد	پہلا درجہ کی کلاس	"	"
جلال الدین حیدر	آٹھواں	"	کراچی

نوٹ:- امتحانات کے نتائج کافی احتیاط سے شائع کئے گئے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو ناظرین براہ کرم اسکی تصیح فرمالیں۔

راولپنڈی کی خبریں

نتائج امتحانات

احمد سعد صدیقی پسر محمد خالد صدیقی کے جی ون سے کامیاب ہو کر کے جی ٹو میں آئے۔

احمد اسامہ پسر محمد خالد صدیقی تیسرے درجہ سے کامیاب ہو کر چوتھے میں آئے۔

احمد قوانہ صدیقی پسر محمد خان صدیقی درجہ ششم سے اول نمبر پر کامیاب ہو کر درجہ ہفتم میں آئے۔ احمد قوانہ کی اس نمایاں کامیابی پر ہم خالد صدیقی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں

اقبال پسر فدا احمد عباسی کامیاب ہو کر چوتھے میں آئے۔

آجکل اقبال سلمہ اپنی والدین سے ملنے کراچی سے راولپنڈی آئے ہوئے ہیں آپکے ہمراہ بیگم قدوس صاحب بھی آئی ہیں۔

بیگم عشرت علی علوی ہندوستان سے واپسی پر ۱۰ اپریل کو راولپنڈی پہونچیں ایک روز بیگم عزت علی صدیقی کے یہاں قیام کے بعد کاکول روانہ ہو گئیں۔

عزت علی صدیقی معہ اپنی اہلیہ کے ۱۲ دن کراچی میں قیام کے بعد راولپنڈی واپس آگئے

والدہ نصیرالدین حیدر عرصہ کے بعد وطن سے اپنے صاحبزادے کو دیکھنے آئی ہیں۔

والدہ مرتضیٰ مع اپنی صاحبزادی ۔ صاحبزادے اور بہو کے راولپنڈی پہونچیں۔ آپ ۲ برس بعد اپنے بھائی فدا احمد صاحب عباسی سے ملنے آئیں۔

عزت علی صدیقی کی دختر "ماہ رخ" کی رسم عقیقہ ۱۱ اپریل کو بخیر و خوبی انجام پائی۔ خدا مبارک کرے

بیگم ذاکر علی عباسی کی طبیعت اب و اصلاح ہے۔ علاج ہنوز جاری ہے۔

محمد خالد صدیقی صاحب کے یہاں ۱۲ اپریل بروز منگل کو لڑکا پیدا ہوا۔ خدا مبارک کرے زچہ ابھی کمزور بہت ہیں اور ابھی ہسپتال میں ہیں۔ غالباً ۱۳ اپریل تک اہلیہ صدیقی صاحب ہسپتال سے واپس آئیں گی۔

بیگم عشرت علی علوی اور صاحبزادہ بے ہندوستان سے آنے پر یہاں کی ٹھنڈک کی وجہ سے بچہ کو بخار اور زکام کھانسی کا اثر ہو گیا تھا اب بفضلہ دونوں اچھے ہیں۔

ناہید فاطمہ دختر فدا احمد صاحب عباسی سالانہ امتحان میں کامیاب ہو کر چوتھے درجہ میں آئیں۔

انجم پسر فدا احمد صاحب عباسی درجہ اول سے پاس ہو کر درجہ دوم میں آگئے۔

اہلیہ عبدالقدوس صاحب مع اقبال سلمہ صاحبزادہ فدا احمد صاحب عباسی ایک ماہ راولپنڈی میں قیام کرنے کے بعد ۱۳ اپریل کو روانہ ہو گئیں۔

بیگم ذاکر علی عباسی کی صحت اب بہتر ہے علاج ہنوز جاری ہے۔

ذاکر علی عباسی اپنے محکمہ کے امتحان میں کامیاب ہو گئے اور ترقی ہو گئی خدا مبارک کرے۔

احمد مبین پسر منیر احمد سہروردی اب اچھے ہیں اور ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔

مکان آنے پر بیگم سہروردی صاحبہ نے اس خوشی میں ایک زنانہ محفل میلاد پاک منعقد کی جسمیں اعزا اور ملنے والیوں نے شرکت کی

جناب اعتماد الحسن علوی جو تین ماہ ہوئے گلگت سے ایک ٹریننگ کورس کے سلسلہ میں آئے تھے امتحان میں پاس ہو گئے۔ خدا مبارک کرے معلوم ہوا آپ اگلے ماہ واپس گلگت جارہے ہیں

پچھلے ہفتہ شہزاد اعتماد الحسن کو انفلوئنزا ہو گیا تھا اب اچھے ہیں۔

جناب ظہیرالدین کرمانی ڈائرکٹر پی اطلاک اسٹیم شپ کمپنی پاکستان یورپ کے دورہ پر اپریل کے آخر میں روانہ ہو گئے معلوم ہوا ہے آپ اس کمپنی کے نئے جہاز دیکھنے گئے ہیں آپکے ہمراہ

آپ کی بیگم صاحبہ بھی گئی ہیں۔ آپ بیروت، مصر، سپین، لندن وغیرہ ہوتے ہوئے عید تک واپس آجائیں گے۔

جناب ظفر الدین کرمانی مس عقیلہ محمود الدین اور بیگم ابراہیم قدوائی بغرض تبدیل آب وہوا اور برائے سیاحت یورپ گئے ہوئے تھے یورپ کے دوران قیام میں آپ کئی اہم مقامات پر جائیں گے اور بعد میں لندن کچھ دن قیام کرنے کے بعد کراچی واپس آجائیں گے۔

سید محمود علی صاحبزادہ مظفر علی صاحب تیسرے درجہ کا امتحان میں اعلیٰ نمبر پاس ہوگئے۔ خدا مبارک کرے۔

جناب الحاج محمد حسن صاحب علوی اس طرف پھر صاحب فراش ہوگئے تھے۔ بخار بھی ہوگئی تھی اور گھٹنے کے درد میں بھی اضافہ تھا علاج سے اب طبیعت اچھی ہے مگر کمزور کافی ہیں۔

دلدار علی صاحب علوی جے پور سے کراچی تشریف لائے تھے ایک قیام کے بعد چند اعزا کو لے کر واپس جے پور واپس گئے۔

جناب سرفراز الدین کرمانی کی شادی بتاریخ ۷ شوال المکرم ہونا قرار پائی ہے۔ خدا مبارک کرے۔

پچھلے ہفتہ شجاعت علی عباسی اور ان کی والدہ وہمشیر خسرہ میں مبتلا ہوگئے تھے چند دن کافی تکلیف رہی اب طبیعت بحال ہے علاج جاری ہے۔

نیز انوار سلامت اللہ تھانوی کی رسم روزہ کشائی نہایت اہتمام کے ساتھ دفاتر میں منعقد ہوئی جس میں ان کے تمام ساتھیوں نے شرکت کی چند مخصوص حضرات بھی مدعو کئے گئے تھے۔

حیدرآباد دکن میں ہارٹ کلب کا اجتماع

گزشتہ مہینہ سے اعزہ واحباب عن کا ایک پارٹنگ اجتماع حیدرآباد دکن میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہورہا ہے۔ اس میں ہر عزیز کے ذمہ ایک قسم کھانے کی متعین کردی جاتی ہے جسکو پکا کر وہ اپنے ہمراہ لاتا ہے اور سب لوگ اجتماعی طور پر دسترخوان بچھاتے ہیں۔ چنانچہ حسب سابق مبارک مطابق ۵ اپریل کو تمام اعزہ وطن نے بطور پارٹی شرکت کی حتی رشی عباس صاحب علوی کے بنگلہ پر روزہ افطار کیا۔

بعض حضرات جیسے منشی نابت علی صاحب عباسی نے غالباً روزہ کی وجہ سے شرکت نہ کی، منشی برکت علی عباسی نے اپنی صحت کی خرابی، ڈاکٹر عزیز الحسن صاحب جوکہ ابھی میڈیکل کالج سے ایپریشن کے بعد ودکشاپ سے آئے ہیں اپنی کمزوری کی وجہ سے۔ اور مولوی سعد الدین صاحب نے علالت کی وجہ سے شرکت نہ کی تقریباً ۳۵ باقی حضرات نے جس میں قابل ذکر مولوی غازی الدین احمد صاحب، جستس یحییٰ صاحب، حکیم منشی عولد علی صاحب عباسی، مولوی مشیر الدین احمد صاحب، مصلح الدین احمد صاحب تبسم وغیرہ نے حصہ لیا اور چند مقامی دوستوں نے بھی باقاعدہ شرکت کے ساتھ افطار کیا اور اجتماعی کا لطف اٹھایا۔ دعوت تقریباً ۹ بجے شب کو برخاست ہوا۔ ۱۰ شوال کو پھر اسی قسم کا اجتماع مولوی غازی الدین حیدر صاحب ڈپٹی سکریٹری حیدرآباد اسٹیٹ کے بنگلہ پر ہوگا۔

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ منشی نابت علی عباسی کی ترقی حیدرآباد سول سروس سے انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں ہوگئی اب موصوف کے خدمات محض حیدرآباد اسٹیٹ تک محدود نہ رہے بلکہ سارے بھارت کو آپ کے خدمات سے استفادہ کرنا ممکن ہے۔

نا ہرہ فاطمہ عثمانی، بشریٰ فاطمہ عثمانی دختران مولوی مشیر الدین احمد صاحب کی صاحبزادیاں امتحان ہائی اسکول ۱۰ اپریل ۱۹۵۸ء کو حیدرآباد دکن سے اپنے بھائی منیا والدین احمد صاحب کے ہمراہ علیگڈھ روانہ ہوئیں۔ علیگڈھ میں آپ کا قیام ڈاکٹر انوار احمد ریڈر شعبہ دینیات کے یہاں ہوگا۔

حالات وطن

نتیجہ امتحان ششماہی مدرسہ اسلامیہ جعفریہ کاکوری

درجہ دوم		درجہ سوم	
محمد سلیم	اول	نذیر الدین	اول
شرف الدین	دوم	عابد علی	دوم
اقبال احمد	"	محمد انیس	"
مولا بخش	"	جمیل احمد	سوم
محمد الیاس	سوم	محمد علی	"
محمد صابر	"	خدا بخش	"
عبد الحمید	"	محمد موسیٰ	"
سید علی	"	رسول بخش	"
عرفان احمد	"	عبد الوہاب	"

درجہ چہارم		درجہ حافظ	
عنایت	اول	بشیر احمد	اول
عثمان	دوم	منیر احمد	دوم
محمد حسین	سوم	محمد صدیق	"

مکرمی ومحترمی ایڈیٹر صاحب کاکوری اخبار السلام علیکم! آپ کے قیمتی اخبار کے ذریعہ اعزا و احباب وطن کو غریب خانہ پر عید کے آنے والے اجتماع کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اس سعید موقع کو فراموش نہ فرمائیں اور حسب معمول شرکت جلسہ فرما کر خاکسار کو ممنون ومشکور فرمائیں۔

احقر قاضی اشہد علی عباسی

قیس کے غم میں

اراکین گلزار ادب کا یہ جلسہ کاکوری کے مقبول ناموراور عظیم شاعر محمد عاصم صاحب قیس کے سانحہ ارتحال کو اردو ادب کے لئے ایک غیر معمولی حادثہ تصور کرتا ہے۔

قیس صاحب مرحوم ان چند ادیبوں میں تھے جن کا شمار بڑے شاعروں کی فہرست میں آتا ہے اور اس دور میں قیس جیسے عظیم شاعر اور فن کار کا اٹھ جانا ایک زبردست سانحہ ہے۔

یہ جلسہ اس اندوہناک سانحہ پر سوگوار ہے اور اپنے قلبی حزن وملال کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اعزا سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

سکریٹری خلیق احمد عباسی

منشی انعام علی صاحب کے چوٹ آگئی

موصوف اپنے باغات کے دیکھنے کے لئے کاکوری آئے تھے چلولی باغ کی کھائی سے پھاندتے ہوئے پاؤں مڑ گیا جس نے تکلیف شدید پیدا کردی آج ہفتہ عشرہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے پھر بھی پہلے مقابلہ میں تکلیف میں قدرے سکون ہے۔ خدا جلد صحت دے۔

منشی خلیق احمد صاحب کی علالت

موصوف کے لوہ لگ گئی تھی اس سے کچھ اضافہ ہوا ہیضہ ہوگیا۔ دو روزوں میں یہ تکلیف اور بھی پریشان کن ہوگئی۔ اب کسی قدر کمی ہے روزے ہو رہے ہیں۔

شمیم الدین صاحب بھی چوٹ کھا گئے

۳۰ اپریل دن میں نہا کر غسل خانہ سے واپس

ہو رہے تھے چوتھے پر سے پاؤں پھسل گیا گر پڑے پیر پسلی میں چوٹ آئی ورم ہوگیا مقامی ڈاکٹر صاحب سے فوراً رجوع کیا گیا جنہوں نے دواؤں کا استعمال کرا دیا ہے۔

عقد جناب آزاد عبید حامد حسن مرحوم کا عقد محمد عقیل علوی صاحبزادہ محمد جلیل صاحب مرحوم کے ساتھ ۱۹ اپریل ۱۹۵۸ء کو ہوگیا۔ رخصتی ابھی ملتوی ہے۔

ولادتیں۔ فیض آباد کی خبر ہے کہ بیگم محمد منیر صاحب کے یہاں بچی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

بیگم ضمیر الدین حسان صاحب کے یہاں بچی پیدا ہونے کی اطلاع ملی ہے خدا مبارک کرے۔

شکریہ

غلام مرتضیٰ صاحب۔ محمد عسکری صاحب محمد ذکی صاحب کی طرف سے ایک تحریر برائے اشاعت موصول ہوئی ہے۔

مولوی محمد عاصم قیس کے انتقال کے سلسلہ میں اتنے تار اور خطوط اس وقت تک موصول ہو چکے ہیں کہ ہر ایک کا جواب فرداً فرداً دینا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہم ان تمام مخلصین اور ہمدردوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اظہار تعزیت فرمایا اور ہمدردانہ خطوط لکھے۔

تراویح

مسجد تکیہ شریف	حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب
نئی مسجد کٹرہ بازار	حافظ عنایت احمد صاحب
مسجد جوہڑ تالاب	حافظ یسین صاحب
" بینوا شاہ کا تکیہ	حافظ عبد الکریم صاحب
" کھاری کنواں	حافظ نتھا صاحب
" قاضی گڑھی	حافظ رجو صاحب نابینا
" ساگر تالاب	حافظ شاہ راشد علی صاحب
" محسن شاہ	حافظ اشفاق صاحب نابینا
" پرانی حویلی	حافظ شاہ ساجد علی صاحب
" جنوبی گڑھی	حافظ حجاز علی صاحب

سید احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس بلرام گڑھ نواب لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج سے شائع کیا